دارالافتاء — شیخ الحدیث حافظ ثناءُاللہ مدنی

☐ محافل قراءت میں اللہ اللہ کہنا ☐ آیات کا جواب دینا ☐ نابالغ لڑکے کی امامت

☆ سوال: محافل قراءت میں قاری صاحبان تلاوت کرتے ہیں تو سامعین حضرات اونچی آواز سے اللہ اللہ کہہ کر قاری صاحب کو داد دیتے ہیں۔ قرآن وسنت کی رو سے اس کی کیا حیثیت ہے اور کہاں تک گنجائش ہے؟

جواب: قاری کی تلاوت کے دوران اللہ، اللہ کہہ کرداد دینے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ یہ عمل نص قرآنی ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (الاعراف: ۲۰۴) ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' کے خلاف ہے۔ حق بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو معانی ومفاہیم سے ناواقفی کی بنا پر الفاظِ قرآن سے دراصل لذت وسرور حاصل ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کی لطف اندوزی محض قاری کی نغمہ سرائی پر موقوف ہے اور وہ اس کی حسین وجمیل آواز پر مرمٹنے والے ہیں۔ اگرچہ تحسین صوت بھی مطلوب امر ہے لیکن امام مناویؒ فرماتے ہیں: ''قرآنی حروف کو ان کی حدود سے متجاوز کرنا حرام ہے''۔ پھر عامۃ الناس کی دلچسپی کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی سادہ آواز میں قرآن پڑھتا ہے تو سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں جبکہ قرآن میں مؤمنوں کے اوصاف یوں بیان ہوئے ہیں: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ (الانفال: ۲) ''مومن تو وہ ہیں، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔''

نیز فرمایا: ﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر: ۲۳)

''جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے، اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

پھر صحیح حدیث میں ہے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے قرآن کی تلاوت کی "فالتفت إليه فاذا عيناه تدمعان" (متفق علیہ) ''ناگہانی میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی تاثیر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے اثرات انسان کے دل ودماغ پر ظاہر ہوں نہ کہ الله الله، کمان کمان، یا أستاذ هيه هيه کہہ کر خانہ پری کی جائے، اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ (السنن والمبتدعات: صفحہ ۲۱۹/۲۲۰)

☆ سوال: کیا قراء کرام کا اختتامِ تلاوت پر صدق اللہ العظیم قسم کے الفاظ کہنا جائز ہے؟

جواب: قراءت کے اختتام پر صدق الله العظيم کہنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ" ''جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے''

پھر متعدد صحابہ کرامؓ کی تلاوتوں کے تذکرے احادیث کی کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن کسی ایک سے بھی یہ کلمات ثابت نہیں ہوسکے۔ اگر کوئی کہے قرآن میں ہے: ﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ﴾ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کا